نور ای نور
علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ
چشتی کتب خانہ
+92300 6674752-+92300 7681230
Email:chishtikutabkhana@gmail.com

نعت و منقبت کا حسین مجموعہ

نورٌ علیٰ نور

بانیٔ شہرِ نعت، نائبِ حسان

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ

ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد

Email.Chishtikutabkhana@gmail.com

نام کتاب	نُور اِی نور
موضوع	اُردو پنجابی نعتیہ کلام
مصنف	علامہ صائم چشتی
پہلی بار	ستمبر 1971
تعداد	ایک ہزار
طابع	محمد شفیق مجاہد
کمپوزنگ	چشتی کمپوزرز

پیشکش

صائم چشتی نعت ریسرچ سینٹر

رحمت ٹاؤن غلام محمد آباد نزد ملت کالج فیصل آباد

email.chishtikutabkhana@gmail.com

اِنتساب

تاجدارِ ہجویر، ساقیٔ لاہور، حضور فیضِ عالم

داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

تے

تاجدارِ کلیر شریف فخرِ چشتیاں، حضرت

علاؤالدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ

دے ناں

صائم چشتی

14 اگست 1971

نذرِ عقیدت

بحضور آلِ رسول پُورِ بتول سیّدی و مولائی پیر طریقت

حضرت پیر سیّد **محمد علی شاہ** صاحب

چشتی صابری قدس سرہٗ العزیز چک جھمرہ

صائم چشتی

تعارف مصنّف

مفسرِ قرآں، محققِ دوراں، فنافی الرسول، بانی شہرِ نعت

حضرت علامہ **صائم چشتی** علیہ رحمۃ اللہ

از:۔ محترم جناب **نورالزماں نوری** فاضل منہاج القرآن یونیورسٹی

حضرت علامہ صائم چشتی اردو اور پنجابی کے معروف نعت گو شاعر، ادیب، محقق اور مترجم تھے وہ تمام عمر علم وادب کے فروغ واشاعت کیلئے مصروفِ عمل رہے بڑے بڑے نامور نعت گو شاعران کے شاگرد رہے ہیں۔

ولادت

علامہ صائم چشتی کی پیدائش دسمبر 1932ء میں ضلع امرتسر کے قصبہ ''گنڈی ونڈ'' میں ہوئی آپ کا تعلق شیخ برادری سے تھا۔ والدِ گرامی شیخ محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ تجارت پیشہ کے ساتھ ساتھ مذہبی لگاؤ بھی رکھتے تھے اور گاؤں کی مسجد میں قرآن پاک کی تعلیم دیتے تھے۔

تعلیم

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی اور اپنے گاؤں ہی سے حاصل کی قرآن پاک ناظرہ کے علاوہ عربی اور فارسی کی بنیادی تعلیم بھی اپنے والد گرامی سے حاصل کی آپ چونکہ اپنے والدین کی پہلی نرینہ اولاد تھے اس لئے والد نے آپ کی تعلیم کی طرف خاص توجہ دی۔ آپ نے پرائمری گنڈی ونڈ سے حاصل کی ،آپ کی سکول کی تعلیم لوئر مڈل سے آگے نہ جا سکی۔

دینی تعلیم

علامہ صائم چشتی نے دینی تعلیم کا آغاز جامعہ رضویہ فیصل آباد کے مولانا سیّد منصور شاہ صاحب سے صرف ونحو پڑھتے ہوئے کیا۔ موصوف ہی سے آپ نے علوم متداولہ کی تمام کتب پڑھیں اور آٹھ سالہ درس نظامی کا کورس اپنی ذہانت وفطانت کی بنا پر دو سال میں مکمل کر لیا۔ پھر دورۂ حدیث شریف جامعہ رضویہ میں شیخ الحدیث حضرت مولانا غلام رسول رضوی سے مکمل کر کے 1970ء میں دستارِ فضیلت اور سند حاصل کی دینی تعلیم کے علاوہ آپ نے طبیہ کالج سے طب یونانی میں ڈپلومہ بھی حاصل کیا۔

سلسلہ چشتیہ میں بیعت

1948ء میں آپ سلسلہ چشتیہ صابریہ کے عظیم روحانی پیشوا پیر طریقت حضرت

پیر سیّد محمد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پر بیعت ہو کر خلافت و اجازت سے نوازے گئے اور اس وقت سے چشتی کی نسبت آپ کے نام کے حصہ کے طور پر معروف ہوگئی۔ اس کے علاوہ آپ نے حضرت بابا جی محمود شاہ رحمۃ اللہ علیہ پیر سید علی حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ علی پور شریف اور سیال شریف سے بھی اکتسابِ فیض کیا۔

قیامِ پاکستان کے بعد ضلع شیخوپورہ قیام

ضلع شیخوپورہ میں مانانوالہ کے قریب ایک ''رسولپور لکی'' ہے اسے رسولپور جٹاں بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں قیام پاکستان سے پہلے ہی آپ کے کچھ رشتہ دار قیام پذیر تھے۔ آپ کے والد گرامی بھی اس گاؤں میں تجارت کے سلسلہ میں آتے رہتے تھے، ہجرت کے بعد آپ بھی رسولپور جٹاں میں قیام پذیر ہوگئے۔

شیخوپورہ سے فیصل آباد منتقلی

علامہ صائم چشتی قیام پاکستان کے بعد رسولپور لکی میں رہتے تھے، وہاں سے کاروبار کے سلسلہ فیصل آباد آنا جانا رہتا تھا، 1953ء میں فیصل آباد میں اپنے کچھ رشتہ داروں کے ساتھ مل کر کارخانہ بازار میں سوپ میٹریل کا کاروبار شروع کیا اس میں خاطر خواہ کامیابی نہ ہوئی پھر 1955ء میں کتابوں کے اشاعتی کاروبار سے منسلک ہوگئے اس کاروبار میں ترقی ہوئی اس طرح 1955ء میں آپ کا سارا خاندان رسولپور جٹاں (شیخوپورہ) سے فیصل آباد منتقل ہوگیا۔ یہاں پھر 1964ء میں جامعہ

رضویہ کے باہر ارشد مارکیٹ میں چشتی کتب خانہ قائم کیا جو اب تک علم و ادب اور مذہب وملت کی اشاعتی خدمات انجام دے رہا ہے۔

شاعری میں مقام

آپ بچپن ہی سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت میں نعت لکھتے تھے آپ کے اس جوہر کو فیصل آباد کے مذہبی ماحول میں اور جلاء ملی آپ کی لکھی ہوئی نعتیں شہر میں ہونے والی محافل میلاد اور عرسوں کی تقریبات میں پڑھی جانے لگیں اس سے آپ کا نام شہر میں گونجنے لگا جو جلد ہی پورے ملک میں نعتیہ شاعری کے اعتبار سے مقبول و معروف ہو گیا فیصل آباد میں ہونے والے پنجابی اور اردو کے مشاعروں میں شرکت کی تو ہر طرف سے داد پائی۔

ایک دفعہ دارالعلوم حزب الاحناف لاہور میں ایک بڑا جلسہ ہوا جس میں کثیر علماء موجود تھے وہاں محمد علی ملتانی نے ااپ کی لکھی ہوئی یہ نعت پڑھی۔

محمد کا در چھوڑ کر جانے والو ملا نہ ٹھکانہ تو پھر کیا کرو گے

اس نعت پر علماء نے بڑی داد دی ماہنامہ ''رضوان'' لاہور اور ''ماہ طیبہ'' کوٹلی لوہاراں نے یہ نعت شائع کی علماء کرام نے بہت شفقت کی بالخصوص فقیہہ عصر عاشق رسول حضرت مولانا الحاج مفتی محمد امین صاحب مدظلہٗ العالی نے اس نعت شریف کی مقبولیت کی وجہ سے آپ کی دعوت کی۔

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو مختلف زبانوں اردو، فارسی، عربی، پنجابی اور سرائیکی پر مکمل عبور تھا وہ پاکستان کے مختلف علاقوں میں ہونے والی ادبی تقریبات، محافل، میلاد، محافل نعت اور سیرت النبی کانفرنسوں میں شریک ہوتے اور اپنا کلام سنا کر داد حاصل کرتے۔

آپ نے فیصل آباد 1960ء کی دہائی میں ہنگامہ خیز ادبی تحریک شروع کی پنجابی بزمِ ادب کے وہ بانی تھے اس بزم کے پلیٹ فارم سے آل پاکستان مشاعرے، طرحی مشاعرے اور نعتیہ محافل ان کا طرۂ امتیاز تھا 1965ء کی پاک بھارت جنگ کے بعد دھوبی گھاٹ کے گراؤنڈ میں ہونے والا ملک گیر مشاعرہ ان کی زندگی کا سب سے بڑا ادبی کارنامہ تھا اس اجتماع میں ایک لاکھ کے قریب افراد نے شرکت کی اس سے پہلے یا اس کے بعد آج تک اتنی بڑی محفل مشاعرہ اس شہر میں منعقد نہیں ہوسکی آپ مشہور نعت گو شاعر دائم اقبال دائم کی مناسبت سے اپنا تخلص صائم لکھتے تھے۔

آپ کی نعتیہ شاعری اور شاگرد

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے نہ صرف نعتیہ شاعری کی بلکہ ملک میں نعت گو شاعروں اور نعت خوانوں کی اچھی بھلی جماعت تیار کی کئی شاعر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے اصلاح لیتے تھے اردو اور پنجابی زبان کی اپنی لکھی ہوئی کتب کی تعداد ایک سو سے زائد ہے آپ پورے پاکستان کے شاعروں سے نعت لکھواتے اور

ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ان کے مجموعوں کو شائع کرتے ،،

آپ کے چشتی کتب خانہ پر ہر سال منعقد ہونے والی محفلِ نعت پاکستان بھر میں خصوصی شہرت کی حامل تھی اس محفل میں نعت پڑھنے کے لئے ملک کے سینکڑوں نعت خواں منتظر رہتے اور سٹیج پر آ کر نعت پڑھنا اپنے لئے سعادت سمجھتے تھے۔

آپ بعض دفعہ ہلکے پھلکے مشاعرے اپنی دکان پر ہی کر ڈالتے داد دینے میں آپ نے کبھی بخل سے کام نہ لیا خصوصاً نوآموزوں کی خوب خوب حوصلہ افزائی فرماتے آپ کی دکان پر اکثر شاعروں اور نعت خوانوں کی مجلس رہتی نعت کے میدان ان کی خدمات کی بنیاد پر کہا جا سکتا ہے کہ فیصل آباد کو شہر نعت بنانے میں آپ اور آپ کے دست راست حافظ محمد حسین حافظ کا بہت بڑا کردار ہے۔

شاعری میں آپ کے شاگردوں کی تعداد سینکڑوں میں ہے جن میں خاص طور پر درج ذیل اسماء گرامی محتاجِ تعارف نہیں ۔☆ جناب الحاج یوسف نگینہ صاحب ☆ الحاج طاہر رحمانی المعروف حافظ بجلی ☆ جناب عبد الستار نیازی ☆ جناب سید ناصر حسین چشتی ☆ جناب محمد مقصود مدنی ☆ جناب یٰسین اجمل ☆ جناب جمیل چشتی ☆ جناب اقبال شیدا ☆ جناب قائد شرقپوری ☆ جناب سید خضر حسین شاہ ☆ جناب واصف بڈیانوی ☆ جناب بری نظامی ☆ جناب صدف جالندھری ☆ جناب بری نظامی ☆ محمد دین سائل ☆ کوثر علی چشتی ☆ محمد دین پروانہ گوجروی ☆ دلکش فیصل آبادی ☆ محمد یعقوب سفر ☆ محمد امین برق فیصل آبادی ☆ حکیم مشتاق

احمد مشتاق ٹوبہ ☆ محمد اسلم شاہ کوٹی ☆ عبدالخالق تبسم ☆ محمد گلزار چشتی ☆ نذیر احمد راقم ☆ عبدالرشید ارشد ☆ محمد رمضان راشد ☆ عاشق علی حق اور ڈاکٹر محمد یونس ملتانی

آپ کی نعتوں میں غنائیت اور نغمگی آپ کے مزاج کا خاصہ ہے آج کل اکثر بڑے بڑے نعت خواں بڑی بڑی محافل میلاد میں آپ کی نعتیں پڑھ کر داد حاصل کر رہے ہیں۔

تصنیفی و تحقیقی خدمات

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ صرف ایک شاعر ہی نہ تھے بلکہ اردو اور پنجابی زبان کے نامور ادیب، جید عالم اور محقق تھے انھوں نے کئی موضوعات پر تحقیقاتی کتب لکھیں کئی عربی اور فارسی کتب کے تراجم کئے خاص طور پر تفسیر، حدیث تصوف اور عربی منظور کتب کے اردو میں تراجم کر کے اردو دان طبقہ کے لئے بڑا احسان کیا۔

آپ کی کتب کی تعداد 400 کے لگ بھگ ہے آخر میں چند اہم کتب اور تراجم کے نام لکھے جائیں گے آپ نے بے شمار علمی و ادبی موضوعات پر تنِ تنہا بے سروسامانی کے عالم میں کسی سرکار گرانٹ کے بغیر انتہائی تحقیقی کام کیا جو انسان کو حیرت میں ڈال دیتا ہے خاص طور پر تفسیر کبیر اور تفسیر ابن عربی کا ترجمہ، ایمانِ ابی طالب، مشکل کشا، شہید ابن شہید، گیارہویں شریف اور دیوان حضرت ابو طالب کا ترجمہ قابل ذکر ہے۔

جب آپ نے اپنی کتاب ایمانِ ابی طالب لکھی تو بڑے بڑے علماء کو ورطۂ حیرت

میں ڈال دیا تنگ نظروں نے پر تنقید کرتے ہوئے رفض کی پھبتی بھی کسی۔آپ نے ان کی پراہ نہ کرتے ہوئے امام شافعی کے اس قول کے مطابق اعلان کرتے ہوئے اہل بیت کی محبت میں اپنا تحقیقی سفر جاری رکھا۔اگر اہل بیت کی محبت رفض ہے تو دنیا بھر کے جنوں اور انسانو گواہ ہو جاؤ سب سے بڑا رافضی میں ہوں۔

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک وسیع ذاتی کتب خانہ تھا جس میں کم و بیش ایک لاکھ کے لگ بھگ مختلف عنوانات پر مختلف زبانوں میں کتب موجود ہیں یہ کتب خانہ محققین اور طلباء کے لئے کھلا رہتا۔

سماجی و رفاحی خدمات

آپ نے تصنیف و تحقیق اور شعر گوئی کے ساتھ ساتھ سماجی، تعلیمی اور رفاحی امور میں بھی بھرپور کردار ادا کیا۔

1 آپ نے اپنے رہائشی محلہ رحمت ٹاؤن نزد غلام محمد آباد میں ایک عظیم الشان ''مسجد سیدنا حیدر کرار'' کی بنیاد رکھی اس مسجد کی تعمیر میں خود بھی حصہ لیا اور ''شبِ وصال'' نماز عشاء تک مسجد کے تعمیری امور میں مصروف رہے۔

2 آپ نے گھر کے قریب ملت کالج کے احاطہ میں ایک مسجد تعمیر کروائی۔

3 عورتوں کی دینی تعلیم و تربیت کیلئے مدرسہ گلشن زہراء کی بنیاد رکھی،

4 فیصل آباد میں نعت خوانوں کی علمی اور فنی اصلاحی اور تربیت کے لئے ''حسان

نعت کالج‘‘ قائم کیا جس میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت وشان کے پروگرام ہوتے ہیں آپ کی 2000 صفحات پر مشتمل نعتیہ کتاب ’’ن والقلم‘‘ زیرِ طبع ہے یہ نعت کے میدان میں آپ کی بے مثال خدمت ہوگی۔

5 آپ نے قوم کی بچیوں کے اندر نعت کا ذوق پیدا کرنے اور اسے فروغ دینے کے لئے حسان نعت کالج برائے طالبات بھی قائم کیا۔

6 ایک لاکھ سے زائد کتب پر مشتمل آپ نے ’’چشتیہ لائبریری‘‘ قائم کی جہاں سے بڑے بڑے نامور علماء اور سکالر اپنے مقالات اور کتب کی تکمیل کے لئے استفادہ کرتے ہیں۔

7 آپ نے لوگوں کی جسمانی اور روحانی بیماریوں کے علاج کے لئے ’’چشتیہ روحانی شفاخانہ‘‘ قائم کیا اتوار کے روز دور دراز سے لوگ آپ کی رہائش پر آتے اور جسمانی وروحانی مسائل بتاتے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آپ ان کی رہنمائی کرتے۔

8 چشتیہ آڈیو۔ ویڈیو لائبریری میں جید علماء کرام کی اڈیو اور ویڈیو کیسٹیں موجود ہیں اور ان میں سے کئی علماء کی تقریروں کو صفحہ قرطاس پر بھی محفوظ کر کے افادہ عام کے لئے چشتی کتب خانہ کی طرف سے شائع کر دیا گیا ہے۔

9 آپ نے کئی سال قبل جس چشتی کتب خانہ کا اجراء کیا تھا اب تک ہزاروں اسلامی کتب شائع کر چکا ہے۔

علاقہ کے طلباء کو قرآن حکیم ناظرہ اور حفظ کی دولتِ لازوال سے بہرہ ور کرنے

کے لئے آپ نے ''دار العلومِ حیدر یہ چشتیہ رضویہ فیصل آباد'' کا قیام فرمایا اس میں طلباء قرآن حکیم کی سرمدی دولت سے اپنے سینوں کو منور کر رہے ہیں۔

وصالِ پاک

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے بھرپور زندگی گزارتے ہوئے 22 جنوری 2000ء میں (1420ھ) کو رات کے وقت اپنی جان خالقِ حقیقی کے سپرد کی آپ کی نمازِ جنازہ میں شہر کے ممتاز علماء، شعراء، ادباء اور نعت خوانوں کے علاوہ کثیر تعداد میں عامۃ الناس نے شرکت کی۔

اولاد

آپ کو اللہ تعالیٰ نے چار بیٹیوں کے علاوہ تین بیٹوں کی نعمت سے نوازا بیٹوں کے نام یہ ہیں۔

1 صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی

2 صاحبزادہ محمد شفیق مجاہد چشتی

3 صاحبزادہ محمد توصیف حیدر چشتی

آپ کی اولاد کے علاوہ کثیر تعداد میں نعت خواں اور شعراء آپ کے نام اور کام کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔

عرس مبارک

ہر سال چودہ شوال المعظم کو آپ کا عرس مبارک نہایت تزک و احتشام سے جامع مسجد سیّدنا حیدرِ کرار رحمت ٹاؤن غلام محمد آباد فیصل آباد میں منایا جاتا ہے ۔ مزار مبارک کو غسل دیا جاتا ہے، رسمِ چراغاں ہوتی ہے، چادر پوشی، ختم شریف کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ محفلِ سماع، نعت خوانی اور علمائے کرام کے خطابات ہوتے ہیں اِن مبارک تقاریب میں ملک اور بیرون ملک سے مشائخ عظام شرکت فرماتے ہیں۔

تصنیفات وتحقیقات اور تراجم

(ا) تراجم

آپ کے تراجم میں سے چند نام درج ذیل ہیں۔

1۔ ترجمہ تفسیر کبیر از امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ عربی سے اردو ترجمہ {5 جلد}

2۔ ترجمہ تفسیر ابن عربی از ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ عربی سے اردو {5 جلد}

3۔ ترجمہ تفسیر خازن امام خازن بغدادی، عربی سے اردو {2 جلد}

4۔ ترجمہ خصائص نسائی از امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ

5۔ روضۃ الشہداء فارسی سے اردو ترجمہ {2 جلد}

6۔ والدین مصطفٰی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عربی سے اردو

7۔ فتوحات مکیہ، عربی سے اردو {3 جلد}

8۔ انتخاب خطبات حضرت علی رضی اللہ عنہ {اردو ترجمہ و شرح}

9۔ ترجمہ دیوان حضرت ابو طالب، عربی سے اردو

10۔ ترجمہ قصیدہ امینیہ عربی سے اردو (2 جلد)

(ب) تصانیف و تالیفات

آپ کی چند اہم تصانیف درج ذیل ہیں۔

1۔ مشکل کشاء {سیرت حضرت علی رضی اللہ عنہ 4 جلد

2۔ البتول {سیرت حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا}

3۔ خاتون سیرت {منظوم سیرت سیدہ کائنات}

4۔ ابوبکر قرآن کی روشنی میں ''الصدیق''

5۔ ایمان ابی طالب {تحقیقی کتاب} 2 جلد

6۔ گیارہویں شریف

7۔ من دون اللہ کون ہیں۔

8۔ شہید ابن شہید 3 جلد

9۔ المدد یا رسول اللہ

10۔ خطبات چشتیہ 12 جلدیں {چار جلدیں مطبوعہ باقی غیر مطبوعہ} حلفاء

راشدین، آئمہ اہل بیت اور متعدد اولیاء کرام کی سیرت اور حیات و خدمات نظم و نثر میں لکھی کچھ مطبوعہ میں اور کچھ غیر مطبوعہ۔

(ج) کتب نعت

1۔ نوائے صائم چار جلدیں (اردو پنجابی)

2۔ نور دا ظہور (اردو، پنجابی) 3۔ میخانہ (اردو، پنجابی)

4۔ رحمت دا خزانہ (پنجابی) 5۔ رحمت دے خزینے (اردو پنجابی)

6۔ محفل نعت (اردو پنجابی) 7۔ ارمغانِ مدینہ {اردو پنجابی)

8۔ بلے اوتو حید دیو وڈیو پچار یو (اردو پنجابی)

9۔ مدینے دے پھل { پنجابی } 10۔ مدینے دیاں کلیاں (پنجابی)

''ن والقلم'' کے نام سے اردو نعت کا بہت بڑا مجموعہ زیر طبع تھے۔

حمد ربُّ العٰلمِیُن

کُل دا مالک کُل دَا خالق، کُل نوں رِزق پچُاوے
سَب دَا وَالی، سَب دَا داتا، سَب تے کرم کماوے

سَب حمداں سب صفتاں نالوں اُسدیاں اُچیّاں شاناں
ہرتھاں وَسدا پر نہیں پَیندی اُس نوں لوڑ مکاناں

پاک منزّہ عظمت والا اُس نوں سب وڈیائیاں
دَر اُسدے تے نبیاں ولیاں دَھوناں ہین نوائیاں

اوہ اُچّا ہر اُچے نالوں ہر اعلیٰ توں اعلیٰ
ہرتگڑے توں تگڑا اوہو ہر بالا توں بالا

نال ارادے پاک اوسے دے بنیاں جو کُجھ بنیاں
ناں تے کِسے نے اوہنوں جنیاں ناں اُس کِسے نوں جنیاں

صآئم شان کی دسّاں اُسدی اوہ سب شاناں والا
اُس دی شان دے اَگّے نکلے عقلاں دا دِیوالا

مَرحبَا مَرحبَا

مَرحبَا مَرحبَا مَرحبَا مَرحبَا

آمدِ مُصطفیٰ مَرحبَا مَرحبَا
گُلستاں کِھل اُٹھا مَرحبَا مَرحبَا
حُسن کامل ہوا مَرحبَا مَرحبَا
مَرحبَا مَرحبَا مَرحبَا مَرحبَا

حُسن مسرور ہے عِشق مخمور ہے
ہر طرف نُور ہے ہَر نظر طُور ہے
کہہ رہی ہے صبَا ربِّ سلّم علیٰ
مَرحبَا مَرحبَا مَرحبَا مَرحبَا

اِعتبارِ جہاں ، تاجدارِ زماں
باعثِ کُن فکاں ، سیّدِ اِنس وجاں
سرورِ انبیاء ، مظہرِ کِبریا
مَرحبَا مَرحبَا مَرحبَا مَرحبَا

شہرِ یارِ زمن ، مظہرِ ذوالمنن
زینتِ ہَر چمن ، رَونقِ انجمن
جلوۂ حق نما ، آج ظاہر ہوا
مَرحبَا مَرحبَا مَرحبَا مَرحبَا

بادِ رحمت چلی کِھل اُٹھی ہَر کلی
کُفر لرزاں ہوا، ہَر مصیبت ٹلی
جُھوم اُٹھی فضا، وجد میں ہے صبَا
مَرحبَا مَرحبَا مَرحبَا مَرحبَا

رحمتوں کی ہوا دے رہی ہے صدا
آگیا آگیا نُورِ ربّ العلیٰ
آج صَآئم زمانہ ہے نغمہ سرا
مَرحبَا مَرحبَا مَرحبَا

پھر مدینے کا دل میں خیال آگیا

بزمِ ہستی کا صدرِ کمال آگیا
زندگانی کا حُسن و جمال آگیا
مَرحبَا مَرحبَا سَرورِ دو جہاں
بَن کے ہے آپ اپنی مثال آگیا

منتظرِ جس کا مدّت سے تھا ہَر مکاں
آسماں جس کی خاطر تھے گردش کُناں
چشم بَر رَہ تھے جس کے لئے دو جہاں
سَیّدہ آمنہ کا وہ لال آگیا

پھر ہوا نغمے اُلفت کے گانے لگی
پھر فضا کیف سے لڑ کھڑانے لگی
پھر جوانی سی ہر شے پہ آنے لگی
جیسے کونین کو وجد و حال آگیا

کیا خبر ہے اُسے لذّت و کیف کی
جِس کی آنکھوں میں اَشکوں کا ساون نہیں
اُس سے پُوچھے تڑپنے کا کوئی مزہ
جس کے سینے میں عشقِ بلال آگیا

گُلستاں آرزوؤں کا پھلنے لگا
شوقِ دیدار میں دِل مچلنے لگا
پھر کلیجے پہ خنجر سا چلنے لگا
پھر مدینے کا دِل میں خیال آگیا

جب مدینے کو صائمؔ چلا قافلہ
ہُوک اُٹھی کلیجے سے دِل ہل گیا
کِتنا روکا کہ نکلے نہ دِل سے صَدا
پر لبوں پر مچل کر سوال آگیا

مدینے والے

میرے آقا، مِرے محبوب مدینے والے
تُو ہے ہَر خوب سے بھی خوب مدینے والے

ہوگئی اُس کی بہر حال خُدا سے نسبت
جوہوا آپ سے منسوب مدینے والے

ہے خُدا طالب ومطلُوب تمہارا آقا
اُس کے تم طالب و مطلوب مدینے والے

ماہِ کِنعان، سلیماں ہوں کہ عیسیٰ ، موسیٰ
سب حسیں تجھ سے ہیں مرعُوب مدینے والے

جِس نے بھی تیری طرف مَیلی نظر سے دیکھا
ہو گیا حق کا وہ معتوب مدینے والے

تیرے دربار پہ کب آئے گا تیرا صائمؔ
خُون سے لکھا ہے یہ مکتوب مدینے والے

رسولاں دا امام آیا

محمد مصطفیٰ صلِّ علیٰ خیر الانام آیا
اِماماں دَا رسُول آیا، رسُولاں دا امام آیا

جاں آئے والدہ دی گود وچہ سرکارِ دوعالم
جنابِ آمنہ تائیں خُدا ولّوں سلام آیا

لباں اِک دوسری دے نال جُڑ گئیاں محبت تھیں
زباں تے جد محمد مصطفیٰ دا پیارا نام آیا

اَمانت آمنہ دی جَد حلیمہ گود وچ چاَئی
سِی جبرائیل وی بن کے حلیمہ دا غلام آیا

ولادت ہُندیاں نور محمد نے چمک ماری
نظر حُجرے چوں مائی آمنہ نوں مُلکِ شام آیا

جو نُور پاک ہر اِک چیز توں پہلاں بنایا سِی
خداوَلّوں خدا دا آخری بَن کے پیام آیا

ہے آمد ساقئ کوثر دی اس محفل دے وچ صاؔئم
ایہہ تائیوں تے ہے سب مستاں دا وچ گردش دے جام آیا

جس دِل وچ عِشق محمد دَا

جس دِل وِچ عِشق محمد دَا
اُس دِل وِچ نُور آجاندا اے
جَدوں لیّے نام محمد دا
محفل نوں سرور آجاندا اے

میں طُور دی عظمت مَن داہاں
پر وَکھری اے شان مدینے دی
جَدوں ٹُریئے شہر مدینے نوں
ہر قدم تے طُور آجاندا اے

جهنوں مِل جائے قُربت سوہنے دی
اوہ نیڑے ربدے ہو جاندا
جو ہووے دُور محمد توں
اوہ ربَّ توں دُور آجاندا اے

جَد سُنئے قِصّہ کربل وچ
سیّد تے وَرھدیاں تیراں دَا
حُبدار دِی اَکھ وچ ہنجواں دا
سیلاب ضرور آجاندا اے

اوہدے حکم تھیں سُورج مڑدا اے
چَن ٹوٹے ہو کے جُڑدَا اے
اوہدا حکم ہووے تے پتھراں نوں
بولن داشعور آجاندا اے

جَد ویکھاں اپنے جُرماں نوں
میں صآئم ڈُب ڈُب جاندا ہاں
جَد ویکھاں اُسدی رحمت نوں
جُرماں تے غرور آجاندا اے

آ کریئے ذکر محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دا

آ کریئے ذِکر محمد دَا
سُن راضی رَب دِی ذَات ہووے
اَج عاَصیاں دِی اِس محفل تے
اوہدی رَحمت دِی برسات ہووے

اوہنوں دو جگ دَا سُلطان کہواں
اوہنوں عرشاں دَا مہمان کہواں
اوہدی ہَر گل نُوں قرآن کہواں
جِہدی بات خدا دی بات ہووے

سوہنے دَا لنگر جاری اے
کُل عالم اُہدا بھکاری اے
کوئی دسّے تے سہی اُس دَرتوں
ناں جس نوں ملی خیرات ہووے

اَوہ دَاتا بھُکیاں ننگیاں دَا
اَوہ مَان ہے مَاڑیاں چنگیاں دَا
اُہدے دَر تے جو وِی جَا ڈِگدا
ہر غم توں اُوہدی نجات ہووے

اُہدے عاشق سَوناں جَان دے نئیں
پَلکاں نُوں ملاونا جان دے نئیں
ہر وقت اُڈیکاں رکھدے نے
بھاویں دِن ہووے بھاویں رات ہووے

میں خَادم نبی دے یاراں دَا
مَیں منگتا پنجاں بَاراں دَا
لکھ ہوون درُود محمد تے
اُہدی آل نوُں لکھ صلوٰۃ ہووے

نِت صآئم کراں دُعاواں مَیں
جَد شہر مدینے جَاواں مَیں
مِرے پلڑے دے وِچ ہنجواں دِی
سجناں دے لئی سوغات ہووے

سوہنیا

مَار ناں ٹُوں مینوں رول رول سوہنیا
سَد ہُن اَپنے ٹُوں کول سوہنیا

ٹُر دے مدینے وَلّے رَاہی جَ اں مدینے دے
بَلدی فَراق وَالی اَگ وِچ سینے دے
دُکھ کیہنوں دَسّاں پھول پھول سوہنیا
سَد ہُن اَپنے ٹُوں کول سوہنیا

دُکھ نے ہزاراں شاہا جَان میری کلّی اے
اَکھیاں دِی بیڑی ڈُب ہنجواں چہ چلّی اَے
ڈُبدا اَے دِل ڈول ڈول سوہنیا
سَد ہُن اَپنے ٹُوں کول سوہنیا

جَم جَم مَوت آوے موت توں کی سَنگناں
موت پر شاہا مَیں مدینے وِچ منگناں
وَاراں تیتھوں جَان میرے ڈھول سوہنیا
سَد ہُن اَپنے ٹُوں کول سوہنیا

صائمؔ ایں فراق وَالا ناگ رہندا ڈسدا
کول وِی اَیں وسدا تے پتہ وِی نہیں دَسدا
تھک گئیاں اَکھاں ٹول ٹول سوہنیا
سَد ہُن اَپنے ٹُوں کول سوہنیا

شالہ کرم کماویں

شالہ کرم کماویں ، شالہ کرم کماویں
سوہنے ربّ دے حبیبا مینوں دَر تے بُلاویں

گھیرا پالیا طوفاناں ، ڈولے کھاندا اے سفینہ
مینوں سَد لئو مدینے وَسّے تُساں دا مدینہ
صدقے شاہِ کربلا دے میرے غماں نوں مکاویں
شالہ کرم کماویں ، شالا کرم کماویں

سارے جگ وچہ شاہا تیرے نور دی تجلّٰے
تینوں ویکھ لیا جیہنے اوہنے ویکھ لیا اللہ
اللہ واسطے حبیبا ، میرے دکھڑے مکاویں
شالہ کرم کماویں ، شالا کرم کماویں

لمّی ہو گئی اے میرے دُکھاں غماں دی کہانی
ہن تے اکھیاں چوں آقا مکا ہنجواں دا پانی
مینوں روضے تے بلا کے آساں میریاں پچاویں
شالہ کرم کماویں ، شالا کرم کماویں

باہجھ تساندے حبیبا ہور کوئی وِی نہیں میرا
نوری مکھڑا وِکھا کے دُور کریو ہنھیرا
دور وَسدیا شاہا کدی خواب وچہ آویں
شالہ کرم کماویں ، شالا کرم کماویں

تحفہ کیہڑی شَے دا صائمؔ تیرے در اُتے گھلے
باہجھ ہنجوآں دے آقا میرے ککھ وی نہیں پلے
آپے جھولی دیویں کولوں آپے خیر شاہا پاویں
شالہ کرم کماویں ، شالا کرم کماویں

سلام گھلئیے

اُٹھ دِلا سوہنے نُوں سَلام گھلئیے
چِٹھی کوئی مصطفیٰ دے نام گھلئیے

اَکھیاں نے لائی ہوئی ہنجواں دِی تار اے
اَج ساڈی پہنچ جانی حال تے پُکار اے
ہنجواں چہ ڈوب کے کلام گھلّئیے
اُٹھ دِلا سوہنے نوں سلام گھلئے

گھلّئیے کی اوہدے وَل صبح دَا اوہ نور اے
ساڈے کول غماں والی شام دَا ظہور اے
صُبح وَل کیویں دَسّو شام گھلّئیے
اُٹھ دِلا سوہنے نوں سلام گھلّئے

منگیا میں جدوں اُہدے جَلویاں دَا دَان سِی
جوش وچ آکے سوہنے کیتا فرمان سِی
خالی کیویں بُوہے توں غلام گھلّئیے
اُٹھ دِلا سوہنے نوں سلام گھلّئیے

چُم کے تصوراں چہ روضے دِیاں جالیاں
گھلّئیے حضور نوں دروداں دِیاں ڈالیاں
صائمؔ نالے غماں دا پیام گھلّئیے
اُٹھ دِلا سوہنے نوں سلام گھلّئیے

تیرے نال وسدا جہان سوہنیا

توں ایں میرا مان تے تراں سوہنیا
تیرے نال وسدا جہان سوہنیا

آمنہ دی نوری گود وچ آون والیا
سعدیہ دے ڈھاریاں نوں بھاگ لون والیا
اُچیّ تیری ساریاں توں شان سوہنیا
تیرے نال وسدا جہان سوہنیا

سوہنیا ایہہ سارے تیرے نور دے نظارے نے
تیرے ای کھڈونے شاہا چن تے ستارے نے
ساریاں بہاراں دی توں جان سوہنیا
تیرے نال وسدا جہان سوہنیا

ذرّے ذرّے اُتّے شاہا تیری حکمرانی ایں
پتّے پتّے چھیڑی ہوئی تُساں دی کہانی ایں
پُھل پُھل تیرا مدح خوان سوہنیا
تیرے نال وَسدا جہان سوہنیا

مِلدے جو تینوں آقا ربّ نوں اوہ مِلدے
بولدا اے رَبّ جدوں لَب تیرے ہِلدے
تیری ہر گلّ ہے قرآن سوہنیا
تیرے نال وَسدا جہان سوہنیا

والضحیٰ ، یٰسین ، طٰہٰ تیریاں ای شاناں نے
دِتی اے سلامی تینوں ساریاں جہاناں نے
تیرے لامکان تے مکان سوہنیا
تیرے نال وَسدا جہان سوہنیا

صائمؔ جئے غریباں تے وچاریاں دا چارا ایں
آقا توں یتیماں تے غریباں دا سہارا ایں
ٹُوں ایں میرا دین تے ایمان سوہنیا
تیرے نال وَسدا جہان سوہنیا

مُلاقات ہوگئی

راضی جہدے اُتے مصطفی دی ذات ہوگئی
جگ وِچوں وَکھری برات ہوگئی

وَسدا اے جگ سارا سوہنے دے سہارے تے
جُھکیا اے کعبہ رہندا یار دے دوارے تے
جہیڑا جُھکے اوس دی نجات ہوگئی
راضی جہدے اُتے مصطفی دِی ذات ہوگئی

رہندا گھر عاشقاں دے پھیرا اے حضور دا
لگّا رہندا دِلاں وِچہ ڈیرا اے حضور دا
جَدوں سر نوں جُھکایا مُلاقات ہوگئی
راضی جہدے اُتے مصطفی دِی ذات ہو گئی

اوس ویلے مُک جاندے غم دُکھ سارے نے
اوس ویلے لبھدے حبیب دے نظارے نے
جَدوں اَکھیاں دے وِچوں برسات ہوگئی
راضی جہدے اُتے مصطفی دِی ذات ہوگئی

صآئم میرے آقا دے کمال وِی کمال نے
تار دِتے جگ دونویں آمنہ دے لال نے
جہیڑی کیتی میرے سوہنے اوہو بات ہوگئی
راضی جہدے اُتے مصطفی دی ذات ہوگئی

کِتے ساہ نکل نہ جاوے

پُہنچاں مدینے چھیتی کِتے ساہ نکل نہ جاوے
مینوں اَج دی شام مولا آقا دے در تے آوے

رو رو کے نین میرے سُک خار ہو گئے نے
ساتھی عرب دے سارے تیار ہو گئے نے
رحمت تِری الٰہی مینوں وی خیر پاوے
پہنچاں مدینے چھیتی کِتے ساہ نکل نہ جاوے

طیبہ دِیاں مَیں جا کے ہُن ویکھ لاں بہاراں
چُم چم کے جالیاں نوں ٹھر دے ایہہ نین ٹھاراں
بن تیرے ہور کیہڑا بِگڑی مِری بناوے
مینوں اج دی شام مو لا روضے نبی تے آوے

طیبہ دی یا الٰہی ہر اِک گلی دا صدقہ
کر دے مراد پوری مولا علی دا صدقہ
نظراں چوں جام مینوں ساقی میرا پلاوے
پُہنچاں مدینے چھیتی کِتے ساہ نکل نہ جاوے

اے دو جہاں دے مالک آساں ناں توڑ دیویں
ٹٹے ہوئے مقدر ہُن میرے جوڑ دیویں
ہُن نعت جا کے صائمؔ سوہنے دے گھر سناوے
پُہنچاں مدینے چھیتی کِتے ساہ نکل نہ جاوے

مدنی پیارے

مدنی پیارے

سب کو بلایا در پہ سب کو بلایا

کاہے مجھ کو بھلایا

جلتا ہے غم سے سینہ آتا ہے یاد مدینہ

کر دو اب پار سفینہ ، مشکل ہے ہجر میں جینا

عربی تارے

غم نے جلایا مجھ کو غم نے جلایا

جینا راس نہ آیا

خالق کے راج دُلا رے ، زہرا کے باپ پیارے

سُن لے دکھ درد ہمارے ، رو تے ہیں نین بیچارے

مدنی پیارے

غم نے رُلایا مجھ کو غم نے رُلایا
میرا چین گنوایا

مجھ کو سرکار بُلانا ، روضے کی دید کرانا
میرے آلام مٹانا ، میری تقدیر جگانا
مدنی پیارے

سب پر ہے تیرا سایہ سب پر ہے سایہ
سب کو تو نے بچایا
تُو ہے سلطانِ دو عالم ، تُو ہے عنوان دو عالم
تُو ہے محبوبِ معظّم ، تجھ پہ قربان ہو صائمؔ
مدنی پیارے

نعت شریف

میرے نام نہ چٹھی آئی رو رو چٹھیاں پائیاں
ہجر تِرے وچہ رو رو میرا ہو گیا حال سودائیاں

سوہنیا سب دے درد مکاناں ایں
سب دی مشکل حل فرماناں ایں
پادے خیر وصل دا مینوں مَیں وِی آساں لائیاں
ہجر تیرے وچہ رو رو میرا ہو گیا حال سودائیاں

اکھ رووے تے دِل کُرلاوے
مُر مُڑ یاد مدینہ آوے
لُوں لُوں میرا چیریا جاندا مارن سانگ جُدائیاں
ہجر تیرے وچہ رو رو میرا ہو گیا حال سودائیاں

کس نوں دل دے پھٹ دِکھلاواں
کون سُنے گا میریاں ہاواں
بن تیرے سلطاناں میریا سارے جگ دیا سائیاں
ہجر تیرے وچہ رو رو میرا ہو گیا حال سودائیاں

غاراں دے وچہ رووݨ والیا
عیب اساڈے دھووݨ والیا
کون سُنے گا باہجھ تُساڈے میریاں حال دوہائیاں
ہجر تیرے وچہ رو رو میرا ہو گیا حال سودائیاں

پنجتن پاک دے پیار دے صدقے
حیدر دی دستار دے صدقے
سَد لَے سب نوں روضے اُتے قائم تیریاں شاہیاں
ہجر تیرے وچہ رو رو میرا ہو گیا حال سودائیاں

نور دا مرکز سینہ تیرا
وَسدا رہوے مدینہ تیرا
سد صائم نوں وِی ہن جتھے جھوکاں ہین وسائیاں
ہجر تیرے وچہ رو رو شاہامیرا ہو گیا حال سودائیاں

مناقب

سیدنا صدیق اکبر دی شان

رباعیاں تے دوہڑے

شبِ ہجرت نوں نبی جس چایا موہڈے

اوہ صدیق سرکارِ دلدار اک اے

جہنوں ثانی اثنین قرآن آکھے

اوہ سلطانِ مدینہ دا یار اِک اے

کملی والے امام بنایا جنہوں

اوہ غلام رسول مختار اِک اے

یار سوہنے دے ہور وِی ہین صائمؔ

ڈنگ کھان والا یارِ غار اِک اے

مزار دے وچہ

جسدے پچھے حضور نماز نیتی نہیں کوئی باہجھ صدیق سنسار دے وچہ
اوہ نہیں کسے نوں ہور نصیب ہویا مزہ لیا صدیق جو غار دے وچہ
ڈنگ مار دا مار دا مار تھکیا رہی یار دی نظر دیدار دے وچہ
تے ہن حشر تیکر موجاں مان دا اے
صائمؔ یار دے یار مزار دے وچہ

کملی والے محمد رسول اُتوں

کملی والے محمد رسول اُتوں صدقے جان دی جاچ صدیق دسی
عربی چن دے اِک فرمان اُتے گھر لُٹان دی جاچ صدیق دسی
گودی وِچہ سُلا محبوب تائیں ڈنگ کھان دی جاچ صدیق دسی
لا کے یاری حضور دے نال صائمؔ
ہے نبھان دی جاچ صدیق دسی

وَیری حضرت صدیق دے

وَیری حضرت صدیق دے رہن سَڑ دے حَسد، بُغض، عناد تے وَیراں دیوچہ
اودھر رُوحِ صدیق مشغول رہندی لامکان تے جنت دیاں سیراں دیوچہ
پوری پوری گواہی صدیق دِتی کملی والے محبوب دی غیراں دیوچ
مِٹھی نیندر ہُن کرے آرام صائمؔ
سِر رکھ کے یار دے پیراں دے وچہ

صدیق معراج وَالی

گل نال صدیق معراج وَالی ہےَ سِی جدوں بُوجہل زندیق کیتی
میرے آقا نے سچ فرمان کیتا اوسے وقت تصدیق صدیق کیتی
اِک اِک گل تے مہر صدیق لائی دشمن بڑی سی جمع تفریق کیتی
ہَسی نال معراج دی رات صائمؔ
اینویں ای نہیں صدیق تصدیق کیتی

دشمن حضرت صدیق دے

دشمن حضرت صدیق دے دِنے راتیں اپنا پئے نے خانہ خراب کردے
ایہہ تے مرضی رسولِ کریم دی اے بھاویں ذریاں نوں آفتاب کردے
کِہنے ادب حضور دا ہے کرناں رہے ادب جیویں آنجناب کردے
حرم نبی دا ایناں سی پاس صائمؔ
اپنی بیٹی دا رہے آداب کر دے

اوہدی شان کوئی دسے

اوہدی شان کوئی دسے تے دسَے مئے محبت دی لئی جس پی ہووے
کملی والڑا ہووے داماد جس داماں موموناں دی جس دی دِھی ہووے
بعد الانبیاء افضل البشر ہووے جانشین محمد دَا وِی ہووے
صائمؔ کی کہیئے اوہدے ویریاں نوں
کردا علی جس نوں جی جی ہووے

ابوبکر صدیق داناں اُچا

اُچی شان صدیق رفیق دی اے جس دا ادب حیدر بُوتراب کیتا
پڑھ کے ویکھو حدیثاں صدیق نے جو کم دِین دا اے لاجواب کیتا
حرم نبی جد نبی تے دھی تائیں عائشہ کہہ کے نہیں خطاب کیتا
جدوں کہیا اُمّ المومنین کہیا بیٹی کہنا وِی قطع جناب کیتا
ویری لکھ پٹن اے پر سَدا رہنا ابوبکر صدیق دا ناں اُچا
کملی والے دے پاک مزار نالوں
کھنوں لبھناں ایں صائمؔ تھاں اُچا

جیہڑی بیعت علی نے کیتی

بُریاں کہناں نیکاں تائیں نہیں اس توں ودھ بد نیتی
دِل وچ عشق دا نور نہیں اوندا جے نہ نکلے بغض پلیتی
پاک زبان ناہووے جَد تک کی جاناں لین مسیتی
صائمؔ شانِ صدیق کی دَساں
جیہڑی بیعت علی نے کیتی

جے ناں مہر صدیق نے لائی

کی کوئی شان علی دا دَسے کہیا نبی نے جنہوں بھائی
کوثر تے ہے علی دا قبضہ ہتھ علی دے جنت آئی
جنت وچہ بس اوسے جاناں جنہوں علی نے ٹکٹ پھڑائی
پَر روکی جانی ٹکٹ اوہ صائمؔ
جے ناں مہر صدیق نے لائی

جہنوں نبی امام بنایا

شان صدیق امیر دی اُچی جہنے نبی نوں کندھے چایا
ڈنگ کھاوے خود سَب دے کولوں وچہ گود دے یار سُلایا
سووار چُماں اُس پیر نُوں مَیں لَب نبی نے جتھے لایا
صائمؔ شان اوہدی کی دَسّے
جہنوں نبی امام بنایا

جگری یار علی دا

مَیں صدقے صدیق توں جاواں جو ہے جگری یار علی دا
عمر فاروق دے رُتبے اعلیٰ جہنوں ملیا پیار علی دا
شان عثمان بیان کی ہووے جیہڑا ہم زُلف کرار علی دا
رکھے بُغض صحابہ نال جو صائمؔ
اوہ نہیں حُبدار علی دا

حضرت حسانؓ

چنگا کم کوئی نہیں مَن لین ورگا برا کم کوئی نہیں نوک ٹوک ورگا
اِنکساریاں داچوسے خون جیہڑا موذی کوئی نہیں نفس دی جوک ورگا
کعبہ کی اے عرشِ عظیم دا وی رتبہ نہیں مدینے دی جھوک ورگا
اَج دا نعت خواں کِڈا وی ہے صائمؔ
نہیں حسانؓ دی جُتی دی نوک ورگا

محمد دی ذات دیوچہ

ہووے پورا مجسمہ خوبیاں دا ہَین حسان دے معنے لغات دیوچہ
پھر وی بنیاں حسّان حسّانؓ اودوں مٹیا جَدوں محمد دی ذات دیوچہ
ساڈی مثل مثال نہیں ہوسکدی شاعرِ نبی دی کسے وی بات دیوچہ
بلکہ حضرت حسان دی مثل کوئی
صائمؔ نہیں پوری کائنات دیوچہ

نعت خواناں دا جھنے مقام کیتا

صدقے جاواں میں حضرت حسان اُتوں نعت خواناں دا جھنے مقام کیتا
روح القدس تھیں مدد فرما جس دی نعت خواناں دا مولا امام کیتا
اپنے منبر دے اُتے بٹھا جس دا روشن سوہنے محمد نے نام کیتا
صائمؔ کون پہنچے اُسدی شان تائیں
جس دا نبی سچے احترام کیتا

سب یار کمال نبی دے

کِتے اُنگل کوئی رکھ نہیں سکدا سب یار کمال نبی دے
سارے اُچیاں شاناں والے سب سُچے لال نبی دے
جنگاں وچہ جو رہے کھلوتے بن اگے ڈھال نبی دے
کی شان اوہناں دی دَسے صائمؔ
جیہڑے سُتے نے لال نبی دے

کیویں کربلا دا نظارا کراواں

ورھا وَ ذرا خون اکھیو نی چھم چھم کہ ہن فیر ماہِ شبیر آ گیا اے

جَبر دیاں خونی گھٹاواں دے اوہلے محمد دا بدرِ منیر آ گیا اے

خدا جانے کی راز ہے ایہہ خدا دا عجب واقعہ ہے کرب و بلا دا

جِتھے پانی گُتے یزیدی سی پیندے

تے اصغر دے حصّے چہ تیر آ گیا اے

جدوں لاش اکبر دی خیمے چہ آئی

جدوں لاش اکبر دی خیمے چہ آئی سکینہ نے رو رو کے پائی دوہائی

ہٹوا گوں مَینوں وِی وِیکھن تے دیھو کیویں سہرے لا میرا ویر آ گیا اے

قبر کھود اصغر دی اتھرو بہا کے مدینے نوں منہ کر کے سید پکارے

پلا یو جے نانا جی اصغر نوں پانی

تے میرا وی وقت اَخیر آ گیا اے

جھنوں موہڈے چایا رسولِ خدا نے

جھنوں موہڈے چایا رسولِ خدا نے تے گودی کھڈایا جھنوں فاطمہ نے
ہائے ہو کے ٹکڑے تے پیراں دے تھلے اوہ سید دا نازک سر یر آ گیا اے
مَیں کی درداں بھریا ایہہ قصہ سُناواں کیویں کربلا دا نظارا کراواں
اَجے حرف پہلا ای لکھیا سی صائمؔ
تے اکھاں دے وِچ خونی نیر آ گیا اے

دوھڑہ

وِچ تاریخ دے چمکن اَج تک بن کے اوہ تنویراں
خون دے نال جو لکھیاں سید کربل وچ تحریراں
دین لئی نیزے برچھیاں جھلے نازک نرم سریراں
ویکھ کے ظلم سیّد تے صائمؔ تڑپ گئیاں تقدیراں

دوھڑہ

ایدھر اکبر تے چل گئیاں ظلم دِیاں شمشیراں
اودھر بھین اُڈیکاں کر دی خط نہیں گھلیا ویراں
ہاواں مار کے روئیاں راہواں روندیاں سی زنجیراں
قیدی ہو جَد ٹریاں صائمؔ نبی دیاں تصویراں

دوھڑہ

لَئے اکبر دا لاشہ سید جد خیمے ول آیا
تڑپ پیئے اَسمان سی سارے مَلکاں ہوش ونجایا
بھین زینب نوں آکے صائمؔ سید نے فرمایا
لُٹ لیا اِی کوفیاں بھیناں تیرا کل سرمایہ

دوھڑہ

تک وِیرن دے لاشے تائیں تڑپ پئی ہمشیرا
اِک تے گل اَخیری کر لے بھین لُٹی ڈِیا ویرا
بھین غریب دِیاں اَج سدھراں ملکیاں وِیر اَمیرا
کِر گئے پھل سہرے دے صائمؔ خون چہ رنگیا چیرا

جَد توں سید مظلوم شہید ہویا

جَد توں سید مظلوم شہید ہویا شفق صبح دی اودوں توں رَتی ہوگئی
گُلستانِ محمد دے غُنچیاں تے نیھری اوہ چلی پتی پتی ہوگئی
گرم اکبر جوان دا خون ڈُہلا ریت کربلا دی ہور تتی ہوگئی
ایدھر زہرا دا صائمؔ چراغ بجھیا
اودھر گُل سی کفر دی بتی ہوگئی

حق وچہ نہیں باطل ملاؤن دِتا

رَلیاں ریت وچہ بوٹیاں پیر دیاں حق وچہ نہیں باطل ملاؤن دِتا
نانے پاک دی پاک دستار اُتے ماسہ داغ حسین نہیں اَون دِتا
رُخ اُمّت دا نانے دی شرع وَلّوں ذرا جِناں شبیر نہیں بھَون دِتا

مرکزِ عشق دے ٹکڑے ہو گئے صائمؔ
دِینی مرکز نہیں ٹکڑے بناؤن دِتا

لایا لاشاں دا جدوں بازار سید

سودے بازاں نے بیٹھ کے منبراں تے درداں بھرے عنواناں نوں ویچ دِتا
بھا کوڈَیاں دے مہنگے ہیریاں توں رب دے پاک فرماناں نوں ویچ دِتا
ہتھ شِمر یزید دے کوفیاں نے سستے مُل اِیماناں نوں ویچ دِتا
اودھر گا ہک جَد آپ خدا بنیاں لال زہرا دے جاناں نوں ویچ دِتا
لایا لاشاں دا جدوں بازار سیّد چمکی خوب دُکان اسلام دی اے
کربل وِچہ حسین بلند کیتی کنبہ وار کے شان اسلام دی اے

گلی گلی مدینے چیخ اُٹھی

گلی گلی مدینے دی چیخ اُٹھی جدوں کربلا دا شہسوار ٹُریا

ایہہ تے جِگرا حسین دا ای جان دا اے کیویں بچی نوں دے کے پیار ٹریا

گھر نوں چُھڈ کے کوئی نہیں اُنج ٹریا مولا علی دا جیویں دِلدار ٹُریا

صائمؔ تڑپیا جگ سی جدوں سید

جندرے اماں دے حجرے نوں مار ٹریا

دوھڑہ

سخی حسین نے کم جو کیتا کر نہیں سکدا کوئی

کوئی نہیں رویا وچھڑن لگیاں جیویں دھی حسین دی روئی

ویر جیہدے پر دیسیں جاون غم ہجر دا جانے سوئی

حشر تیکر نہیں بھلنی صائمؔ جیہڑی وچہ کربل دے ہوئی

دربار داتا دا

ہے دربارِ محمد مصطفیٰ دربار داتا دا
ہے دیدارِ علی المرتضیٰ دیدار داتا دا

مَیں کی تعریف کر سکناں بھلا اُس ماہِ انور دی
قصیدہ پڑھن پئے اجمیر دی سرکار داتا دا

جدوں وی کوئی مشکل پیش آوے سائلا تینوں
توں نعرہ مار ایتھے آن کے اِکوار داتا دا

اوہ جھلیا وانگ مڑ مڑ آ وندا داتا دی نگری نوں
مقدر نال جو بن جا وندا میخوار داتا دا

سگِ دربارِ داتا ڈر دا نہیں دنیا دے کُتیاں توں
ہے دشمن واسطے بس نام ہی تلوار داتا دا

مراداں پاوندا صائمؔ زمانہ آن کے ایتھے
ہے کُھلا رات دِن دربار پر انوار داتا دا

ساقی لاہور

نگاہِ لُطف ہم پر ساقیؔ لاہور ہو جائے
ہماری بھی گذارش پر ذرا اب غور ہو جائے

معین الدیں کے آنے پر چلا تھا دور جو ساقی
وہی پھر دور آ جائے وہی پھر دور ہو جائے

اگر چہ بہت مشکل ہے وصالِ بندہ وخالق
نظر اُٹھے تیری تو رابطہ فی الفور ہو جائے

خدا کا واسطہ مانو ، یا دو صدقہ محمد کا
ہمارا کام ہو جائے کسی بھی طور ہو جائے

مجھے شکوہ نہیں ہرگز مگر حیرت ہے یہ داتا
ترِے ہوتے ہوئے مجھ پر کسی کا جور ہو جائے

مَیں ممنونِ کرم ہوں ، ہے تیرا احسان صائمؔ پر
مرِے سوزِ دروں میں پر اضافہ اور ہو جائے

سید ہجویر مخدومِ اُمم

نظر رحمت بھری اے سید ہجو یر ہو جائے
کرم ہم پر طفیلِ خواجۂ اجمیر ہو جائے

ضرورت ہی نہیں اب تو مقدر آزما نے کی
ہمیں معلوم ہے عادت شہا تیرے گھرانے کی
بس اِک لمحے میں کر دیتے ہو حل مشکل زمانے کی

ہے نا ممکن کہ سائل کو ذرا بھی دیر ہو جائے
نظر رحمت بھری اے سیّدِ ہجویر ہو جائے

محمد مصطفیٰ صلِّ علیٰ کے نام کا صدقہ
مِلا کربل میں جو شبّیر کو اُس جام کا صدقہ
مدینے کی صبح کا کربلا کی شام کا صدقہ

وطن کی ہو فتح دشمن ہمارا زیر ہو جائے
نظر رحمت بھری اے سیّدِ ہجویر ہو جائے

علی کی تیغ کا صدقہ نبی کی آل کا صدقہ
جنابِ فاطمہ کا فاطمہ کے لال کا صدقہ
علی اصغر کے نازک سے گلے کی ڈھال کا صدقہ

تِرے دربار کا ہر سگ مثالِ شیر ہو جائے
نظر رحمت بھری اے سیّدِ ہجویر ہو جائے

ہماری حاضری منظور اب بہرِ خدا کرنا
ہماری جھولیاں بھرپور بہرِ مصطفیٰ کرنا
دُعا صائمؔ کی ہے سب کی تمنائیں عطا کرنا

مقدر کا ہمارے دُور اَب اندھیر ہو جائے
نظر رحمت بھری اے سیّدِ ہجویر ہو جائے

فیضِ عالم توں ہیں داتا

کرم ہم پر طفیلِ خواجۂ اجمیر ہو جائے
فیضِ عالم توں ہیں داتا

صدقہ حسن حسین دا داتا بھر دے جھولی خالی
نام تِرے دا صدقہ منگن آگئے کل سوالی

فیضِ عالم ٹُوں ہَیں دَاتا کھول دے فیض خزانے
دیدے اپنے کرم دا صدقہ جو منگدے دیوانے

شان تِری کی دساں داتا ، توں داتا ہجویری
اجمیری دے صدقے شاہا بھر اَج جھولی میری

توں حیدر دا راج دُلارا سب نوں فیض پچاویں
فیض خزانے دادے والے دِن راتیں ورتاویں

لے دکھ درد ہزاراں صائمؔ در تیرے تے آیا
مر جاواں گا در تیرے تے جے اج خیر ناں پایا

دساں شان کی غوث الاعظم دا

دساں شان کی غوث الاعظم دا جیہڑا ولیاں دا سردار ہووے
اُہدے نام تھیں مشکل حل ہندی اُہدے نام تھیں بیڑا پار ہووے

غوث ، قطب ، ابدال ولی اَوتاد جہان دے سارے
منگتے بن کے رہن کھلوتے غوث جلی دے دوارے
دھرتی تے کی اے فلکاں تے میرے غوث دا ذکر اذکار ہووے
دساں شان کی غوث الاعظم دا جیہڑا ولیاں دا سردار ہووے

غوث جلی دے نال اِشارے ڈُبے بیڑے تر دے
غوث جلی دے طالب جیہڑے مر کے وِی نہیں مر دے
اوہنوں عزرائیل دا ڈر کاہدا جنہوں غوث دے نال پیار ہووے
دساں شان کی غوث الاعظم دا جیہڑا ولیاں دا سردار ہووے

من لیندا رب جد وی کوئی واسطہ غوث دا پائے
ٹھوکر دے نال غوث مِرے نے مردے ہین جگائے
میرے غوث جلی دے طالب نوں ناں کسے میدانوں ہار ہووے
دساں شان کی غوث الاعظم دا جیہڑا ولیاں دا سردار ہووے

پیر پیراں دا سید سوہنا نبی علی دا تارا
لختِ دل شبیر سیّد دا حسن دا راج دُلارا
کرے دید جو غوث الاعظم دی اوہنوں رب دا پاک دیدار ہووے
دساں شان کی غوث الاعظم دا جیہڑا ولیاں دا سردار ہووے

غوث پاک دے نام دا نعرہ بدل دیوے تقدیراں
حضرت باہو ورگے صائمؔ کردے میراں میراں
اوہنوں غم نہیں کوئی ہوسکدا جیہدا غوث میرا غمخوار ہووے
دساں شان کی غوث الاعظم دا جیہڑا ولیاں دا سردار ہووے

طالب پکارے غوثِ اعظم دا

کی دسّے مرتبہ کوئی پیارے غوثِ اعظم دا
ادب کردے ولی سارے دے سارے غوثِ اعظم دا

اجازت غوث توں لے کے صبح سورج طلوع ہندا
اُڈیکن حکم شاماں نوں ستارے غوثِ اعظم دا

اُہدی امداد نوں چشمِ زدن وچہ پہنچ جاندے نے
جدوں وِی غوث نوں طالب پکارے غوثِ اعظم دا

سمٹ کے آپ طوفاناں دیوچہ ڈیرے نے لا دیندے
جدوں وی حکم سن دے نے کنارے غوثِ اعظم دا

ایہہ مَیں کلّا نہیں کہندا سارے ولیاں دا عقیدہ اے
کسے میدان وچ طالب ناں ہارے غوثِ اعظم دا

ملک فلکاں تے پڑھدے نے قصیدے غوث میرے دے
کی لکھناں شان ہے صائمؔ وچارے غوث اعظم دا

رکھ لاج پیراں دے پیر

رکھ لاج پیرا ں دے پیر
رکھ لاج پیراں دے پیر
ایہہ سارے تیرے آگئے نے در دے فقیر
رکھ لاج پیراں دے پیر

پنج تن دے انوار دا صدقہ
اپنے پاک مزار دا صدقہ
ٹُوں ساڈی اج بدل دَویں تقدیر
رکھ لاج پیراں دے پیر

مَیں ہاں مڑ مڑ بھلّن والا
کوڈیاں دے مُل تُلّن والا
میری وی ہن معاف کرو تقصیر
رکھ لاج پیراں دے پیر

جگر میرا ہے پھٹیا ہویا
لُوں لُوں میرا کٹیا ہویا
اَج کجھ لے غماں دے تیر
رکھ لاج پیراں دے پیر

مان ہیں تُوں قطباں ولیاں دا
میں ہاں سوہنیا ککھ گلیاں دا
میری اج خاک کرو اکسیر
رکھ لاج پیراں دے پیر

توں زہرا دا راج دُلارا
توں شبیر دا نوری تارا
توں ہیں آقا حیدر دی تصویر
رکھ لاج پیراں دے پیر

صائمؔ تیرا درداں مارا
کر شاہا میرے غم دا چارا
ہے ہوئی ہن دکھاں تے غماندی اخیر
رکھ لاج پیراں دے پیر

پنج تن دالاڈلا، شاہِ جیلاں

میراں ڈُبے ہوئے بیڑے بنے لاوندا
پنج تن دا لاڈا ، شاہِ جیلاں
ولی ڈاکو آں تے چوراں نوں بناوندا
پنج تن دا لاڈلا ، شاہِ جیلاں

غوث دے دوارے دکھ مک جاندے سارے نے
غوث دے دوارے اُتے ربدے نظارے نے
اوہنوں رہندا دوزخاں دا ذرا وی نہیں ڈر
میراں جیہدے تائیں اپنا بناوندا
پنج تن دا لاڈلا ، شاہِ جیلاں

دوہاں ای جہاناں تے ہے شاہی میرے غوث دی
ولیاں نے دِتی اے گواہی میرے غوث دی
در نبی پاک دا اے میراں جی دا در
میراں رب نال بندے نوں ملاوندا
پنج تن دا لاڈلا شاہِ جیلاں

غوث دے مرید کر دے جنتاں دی سیر نے
ولیاں دے موہڈیاں تے غوث رکھے پیر نے
مردیاں نوں غوث میرا ، زندہ دیوے کر
روحاں گئیاں ہوئیاں موڑ کے لیاوندا
پنج تن دا لاڈلا ، شاہِ جیلاں

صائمؔ میرے غوث دے دوارے جیہڑا جاندا اے
خالی جھولی لے کے اوتھوں کدی وی نال آندا اے
سب دیاں جھولیاں نوں غوث دیوے بھر
نالے دکھ سارے گھڑی چہ مکاوندا
پنج تن دا لاڈلا ، شاہِ جیلاں

میرے ڈبے ہوئے بیڑے بنے لاوندا
پنج تن دا لاڈلا ، شاہِ جیلاں

دوھڑہ

غوث میرے دیاں شاناں اُچیاں ارفع ، اعلیٰ ، بالا
غوث میرے دا دادا حیدر اَتے نانا کملی والا
نعرہ غوث جلی دا صائمؔ توڑے کفر دا تالا
غوث قطب سب جپدے رہندے ،غوث دے نام دی مالا

دوھڑہ

غوث الاعظم پیر پیراں دا ڈُبے بیڑے تارے
قطب بناوے چوراں تائیں جگ دے کاج سوارے
جد وی صائمؔ غوث جلی دا نعرہ طالب مارے
حل کر دے نے اُسدی مشکل پل وچ غوث پیارے

جتھے پیر فرید دا ڈیرا

پاک پتن دیاں پاک اوہ گلیاں جتھے پیر فرید دا ڈیرا
اوہ دل خانہ کعبہ بنیا ، جتھے یار نے پایا پھیرا
پیر فرید ٹرے جس پاسے اوتھوں ہوگیا دور ہنھیرا
ڈر نہیں مَینوں ھشر دا صائمؔ سوہنا مان فرید ہے میرا

طالب پیر فرید دا

گنج شکر گنج فیض دے ونڈے سب دیاں جھولیاں بھردا
نظر کرے جے چوراں وَلّے غوث اوہ قطب کر دا
بن جاندی اوہ جگہ ہے جنت قدم جتھے اوہ دھردا
طالب پیر فرید دا صائمؔ مر کے وِی نہیں مردا

کلیر والے پیر دا

کلیر والے پیر دا مرشد فیض لُٹاون والا
شاہ نظام الدین دے تائیں قطب بناون والا
نبیاں والا زہد کما کے منزل پاون والا
دوہاں جہاناں اندر صائمؔ کرم کماون والا

پیر فرید دے عاشق

عاصیاں تائیں رحمت اُسدی دیندی ہے آوازہ
جس لئی ایں جنت لنگھے آ ساڈا دروازہ
حُوراں رُخ تے گلی اوہدی دی خاک دا ملدیاں غازہ
پیر فرید دے عاشق صائمؔ عشق نوں رکھدے تازہ

التجاء بحضور بابا فرید گنج شکر

(بطرز: سیف الملوک)

بابا دے دے عرس دا صدقہ مان ناں ساڈے توڑیں
کلیئر والے لال دا صدقہ اج ناں خالی موڑیں

لمیاں آساں لا کے آئے ایہہ تیرے دیوانے
سب دیاں جھولیاں بھر دے شاہا کھول دے فیض خزانے

توں خواجہ توں داتا باوا ایہہ سب منگتے تیرے
پیر اپنے دے صدقے شاہا توڑ غماں دے گھیرے

توں سلطان زمانے دا ایں اسیں غریب نکارے
تیری اِک نگاہ تھیں سوہنیا مک جاندے دکھ سارے

حسن حسین دے صدقے خواجہ سب دی آس پچاؤ
شاہ نظام الدین دے صدقے سب دے بھاگ جگاؤ

مان تران توں چشتیاں دا ایں سب دی آس پچاویں
صائمؔ چشتی دی وی شالہ بیڑی بنّے لاویں

شاہِ لاثانی

اے ابنِ علی اے قطبِ جلی
تیرے در تے سوالی آیا
کر اپنے کرم دا سایا

توں عالی نسب ، لاثانی لقب
کر دے نے ملک وِی تیرا ادب
کعبہ اے اساڈا آپ دا در
تُساں ہر تھاں فیض پچایا
کر اپنے کرم دا سایا

تیرے در توں ملدا چین رہوے

تیرا وسدا علی حسین رہوے

ساڈا مان ہے تیرا لختِ جگر

جس کرم سدا فرمایا

کر اپنے کرم دا سایا

میں تیرا نظر منظور وِی ہاں

پر محبوبا مجبور وی ہاں

کر سوہنیا ہُن تے خاص نظر

مینوں غم نے آن دبایا

کر اپنے کرم دا سایا

اے ابن علی اے قطبِ جلی

دیہہ صدقہ مہر محبت دا

دیہہ صدقہ خاتونِ جنت دا

دکھ صائمؔ دے سب دُور اج کر

تیرا ہووے شان سوایا

کر اپنے کرم دا سایا

اے ابن علی اے قطب جلی

تیرے در تے سوالی آیا

کر اپنے کرم دا سایا

ثانی دا کون ثانی

ثانی دا کون ثانی
دیندا اے طالباں نوں جو فیض دونہہ جہانی

کھدر دا کڑتا پاناں
قطبِ مدار ہوکے
لنگھدی قیام اندر
جسدی سی شب کھلوکے
خود بھکھیاں رہ کے کرنی بھکھیاں تے مہربانی
ثانی دا کون ثانی
دیندا اے طالباں نوں جو فیض دونہہ جہانی

ثانی نبی دا تارا
حیدر دا جگر پارا
زہرا دے دل دا ٹکڑا
سجاد دا دُلارا
سچا تے سُچّا سیّد
شبیر دی نشانی
ثانی دا کون ثانی
دیندا اے طالباں نوں جو فیض دوجہانی

صائمؔ نوں مل گیا اے
ایہہ لاڈلا علی دا
ملیا اے ایس در توں
دامان ہر ولی دا
قطبِ جلی اے سوہنا شہبازِ لامکانی
ثانی دا کون ثانی
دیندا اے طالباں نوں جو فیض دونہہ جہانی

اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان

بے مثال بے کیف بے مثل اللہ کوئی ہور نہیں دوجا خدا ورگا
سنے جوڑے جو عرش توں پار جاوے نہیں کوئی ہور دُوجا مصطفیٰ ورگا
لاتخف دا کرے ارشاد جیہڑا کوئی غوث نہیں غوث الوریٰ ورگا
جس دے علم نے دنگ جہان کیتا
کیہڑا عالم اے احمد رضا ورگا

گل رضا دی اے

گل گل وچہ گل رضا دی اے بات بات وچہ بات رضا دی اے
ایتھے اج بریلی شریف وِچوں آئی ہوئی بارات رضا دی اے
دیوبند دا بوہا جس بند کیتاں واحد ذات اوہ ذات رضا دی اے
لائل پور دے شیخ الحدیث صائمؔ
ونڈی خوب خیرات رضا دی اے

عِشق بریلی دے پیر دِتا

اعلیٰ حضرت دے قلم توں جاں صدقے جھنے نجدیاں دا سینہ چیر دِتا
دیو بند دے دیو دیاں بندیاں نوں کر وانگ تکلے سِدھا تیر دِتا
دامن باطل دا حق وی تیغ لے کے کر حشر تیکر لیر لیر دِتا
اوہو جان ایمان دی ہے صائمؔ
جیہڑا عِشق بریلی دے پیر دِتا

اعلیٰ حضرت دے قلم نوں

اعلیٰ حضرت دے قلم نوں چکدے ناں عرس بند تے بند میلاد ہندے
لکدے پھرناں سی حجریاں وچہ پیراں بندے دیو دے سارے آزاد ہندے
ختم ہونے سی ختم گیارہویں دے قدم قدم تے پیدا نقاد ہُندے
صائمؔ جھئے بلبل چپ چاپ رہندے
کاں کھان والے کاں آباد رہندے

محدثِ اعظم پاکستان

جگہ جگہ اج غوث دا ذکر ہووے کناں کرم ربِ کردگار دا اے
ہندے پئے نے ختم گیارہویں دے ٹھاٹھاں بحر غوثیت دا ماردا اے
جیویں خاص احسان ایہہ سُنیاں تے حضرت احمد رضا سرکار دا اے
ایسے طراں صائمؔ ایہہ احسان بھارا
محدث اعظم محمد سردار دا اے

آقا شیخ الحدیث

اہلسنّت تے سارے جہان اَندر برسن رحمتاں ربُّ العلیٰ دیاں
آقا شیخ الحدیث جَد بنے مالی کلیاں مہکیاں باغِ رضا دیاں
جگہ جگہ نہراں ہوئیاں آن جاری علم وفضل دے ایس دریا دِیاں
صِفتاں کرے تے بھلا کی کرے صائمؔ
ایس عاشق غوث الوریٰ دیاں

شیرِ ربانی تے شاہِ لاثانی

(حضرت میاں شیر محمد شرقپوری، حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہما)

اِک شیرِ ربانی اِک لاثانی بے مثال دونویں بے نظیر دونویں
اِک پیر تے اِک مرید ہے سی نظراں ملدیاں ای بن گئے پیر دونویں
آوے ادب وعقیدت دے نال جیہڑا بدل دیندے نے اوہدی تقدیر دونویں
صائمؔ جنت دا ٹکڑا ہے اوہ جتھے
پا کے جپھیاں سُتے نے وِیر دونویں

لاثانی محمد دے شیر سوہنے

لاثانی محمد دے شیر سوہنے کر وِیر دے تائیں لاثانی دِتا

قطب اعظم نے جہدے تے نظر کیتی کر اوہنوں وِی قطبِ ربانی دِتا

ہتھ پیار دا پھیریا جہدے اُتے اوہدی قسمت دا وَٹ نہیں رَہن دِتا

اپنے وِیر دے نال اوہ پیار کیتا کسے گلوں وی گھٹ نہیں رہن دِتا

رکھے نال اپنے قبر وچہ صائمؔ جے کوئی ویر وِی ملے تے ملے ایسا

اپنے جہیا جو کرے مرید تائیں جے کوئی پیر وی ملے تے ملے اَیسا

صدقے عرس مقدس دے

صدقے عرس مقدس دے شہنشاہوا
ساڈے وِگڑے مقدر سوار دے اَج

صدقہ شیرِ ربانی دیاں عظمتاں دا
سب دِیاں بیڑیاں سوہنیا تار دے اَج

وَسدا رہوے شالا شرقپور تیرا
ساڈی آس دا محل آباد کر دے

صدقہ اپنے دوہاں شہزادیاں دا
بے مرادیاں نوں بامراد کر دے

تیرے فیض دیاں دھماں دھمیاں نے
تاجاں والیا سارے زمانے دیوچہ

در تے آیاں دی کردے مراد پوری
اوندی کمی نہیں صائمؔ خزانے دیوچہ

دولال

دونویں لال لاثانی دے ہین سُچے پُرانوار اودھر پُرانوار ایدھر
دوہاں علم دے بحر چلا چھڈے تاجدار اودھر تاجدار ایدھر
کسے پاسے وی کمی نئیں نظر اوندی شہریار اودھر شہریار ایدھر
درسگاہواں نے دونویں کمال صائمؔ
ہے بہار اودھر تے بہار ایدھر

علی پور لبّھا

گر پیر باہجھوں بندہ جائے گِردا گدا گر بن کے ایہو گُر لبھا
کیتا علی خزانہ جو پُر ہے سی سانوں اوہ جا کے علی پور لبّھا
مِلیا نہیں ایسا شاہنشاہ کدھرے بڑا جگ اندر پھر ٹُر لبھا
نالے شاہِ جماعت دا دَر لبھا
نالے شاہِ جماعت دا دُر لبھا

علی پور اندر جیہڑا جاوَڑیا

علی پور اندر جیہڑا جا وَڑیا اوہنوں علی دے لال نے پُر کیتا
مٹی تائیں اکسیر بنا دِتا سنگ ریزے نوں قیمتی دُر کیتا
بادشاہ بنایا فقیر تائیں سوہنے پیر اسیر نوں حُر کیتا
صائمؔ وَلیاں دے بوہے دے سگاں تائیں
کدی کسے نے نہیں دُر دُر کیتا

شیخ القرآن حضرت علامہ مولانا

محمد عبدالغفور صاحب ہزاری دی یاد وچہ

مالی چمن دا بیٹھا اے چمن اندر
کھڑی ہوئی حسین گلزار وی اے

کھڑے ہوئے سب پھل معلوم ہوون
نال نال اُداس بہار وِی اے

پھل لباں تے ہین عقیدتاں دے
غم دا کھبا کلیجے وچہ خار وی اے

ایس محفل نوں جیہڑا سوار دَا سی
نظر اوندا ناں وچہ ہزاروی اے

رب دا کرم سِی خاص ہزاروی تے
کلا بھارا سی عالم ہزار اُتے

بڑے بڑے فصیح فہیم صائمؔ
عَش عَش کر دے سی اوہدی گفتار اُتے

اپنی آپ مثال کمال ہیسی

اپنی آپ مثال کمال ہیسی
اپنا آپ جواب ہزاروِی سی

اہل سنت جماعت دے فلک اُتے
درخشندہ مہتاب ہزاروی سی

جسدے وچہ مسائل دا بحر ہیسی
ایسی روشن کتاب ہزاروی سی

ہیسی عارف پر چہرے تے عالماں دا
پایا ہویا نقاب ہزاروی سی

وکھری گفتگو خاص جناب دی سی
خاص الخاص انداز تقریر دا سی

آقا سُنیاں دا گولا گولڑے دے
صائمؔ سیدی مہر منیر دا سی

کجھ وی نہیں

ایس دُنیا دے بحرِ فنا اندر
باہجھ غوطے لگان دے کجھ وی نہیں

اِک گھڑی دے ہاسے لئی عمر ساری
بناں ہنجو بہان دے کجھ وی نہیں

باغِ عالم دی ایس بہار اندر
باہجھوں اون تے جان دے کجھ وی نہیں

ہاواں سڑدیاں بَلدیاں وچ سینے
بناں درد درمان دے کجھ وی نہیں

بندے نال اِس دارِ فنا وچوں
جاناں باہجھ ایمان دے کجھ وی نہیں

کیویں حسرتاں دی مٹے بھکھ صائمؔ
باہجھ غماں نوں کھان دے کجھ وی نہیں

وچھڑ گیاں دِی یاد

چھڈ گھر دے سارے روندے پلا گیا چھڑا کے
وچہ گھر دے گھر دا مالک آیا نہیں پھیر جا کے

لائے نے وِچہ بہشتاں خود آپ جا کے ڈیرے
آ ویکھ تے سہی کیویں روندے نے بال تیرے
دِھیاں دا حال بابل اِک وار ویکھ آ کے
وچہ گھر دے گھر دا مالک آیا نہیں پھیر جا کے

خوشیاں ہزار آون دکھ تیرا غم نہیں ہونا
ہُن وَگدے رہنے اتھرو ایہہ درد کم نہیں ہونا
جاندے نے جان والے عمراں دے رو نے پا کے
وچہ گھر دے گھر دا مالک آیا نہیں پھیر جا کے

ہرگز رحم کسے تے کر دی نہیں موت ظالم
باہجھوں صبر دے چارا کوئی نہیں ہور صائمؔ
درداں نوں روک رکھیں سینے دے وچہ دَبا کے
وِچہ گھر دے گھر دا مالک آیا نہیں فیر جَا کے